اِدارہ کُتب اِسلامیہ گجرات

الحمد للہ کہ مجموعہ مسائل دینیہ مدلل بدلائل یقینیہ!

مسمّٰی بہ

فتاویٰ نعیمیہ

جس میں

حضرت مولانا الحاج حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہ معرکۃ الآرا

فتاویٰ جمع کر دیئے گئے ہیں جن کی موجودہ

زمانہ میں اشد ضرورت ہے

○

مؤلفہ

حافظ محمد عارف فارسی ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

○

ناشر

ادارہ کتبِ اسلامیہ

چوک پاکستان

گجرات

نام کتاب ـــــ فتاویٰ نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمیؒ)

مؤلفہ ـــــ حافظ محمد عارف صاحب فارسی۔ ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

صفحات ـــــ ۱۶۰/-

ناشر ـــــ ادارہ کتب اسلامیہ

پرنٹرز ـــــ پیر بھائی پرنٹرز۔ لاہور

تعداد ـــــ ایک ہزار

ملنے کا پتہ: مکتبہ اسلامیہ، ۴۰۔ اردو بازار۔ لاہور

غائب خاوند کے موت کی خبر پر بیوی کا دوسری جگہ نکاح کرنے کا حکم

فتویٰ نمبر ۸۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسب ذیل مسائل میں۔

۱۔ ایک عورت کا خاوند غائب ہے۔ کسی طرح اس کی موت کی خبر آئی۔ آیا اس خبر پر وہ عورت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ کیا وہ نوے سال پورے کرے۔ یونہی کوئی اجنبی عورت کہدے کہ میرا خاوند مار گیا یا مجھے طلاق دے چکا ہے۔ آیا اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ پاکستان بنتے وقت جو انقلاب ہوا اس وقت بعض مہاجرین سکھوں میں گھرے ہوئے دیکھے گئے مگر انہیں مرتے ہوئے کسی نے نہ دیکھا۔ آیا وہ مفقود کے حکم میں ہیں یا ان کی بیویاں دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہیں۔ ایسے ہی وہ لوگ جو جنگ جرمن میں گئے اور لاپتہ ہو گئے۔ ان کی عورتیں کیا کریں؟

۳۔ بعض جنگ جرمن میں جانے والے لاپتہ سپاہیوں کے متعلق دفتر سے اطلاع ملی کرسا گیا ہے وہ مارا گیا۔ اس خبر پر اعتماد کر کے ان کی بیویاں نکاح کر سکتی ہیں۔ ان مسائل کی اس وقت سخت ضرورت در پیش ہے اس مشکل کو حل کیا جائے۔

الجواب

۱۔ صورت مذکورہ میں اگر موت کی خبر دینے والا فاسق فاجر نہ ہو۔ بلکہ نیک متقی آدمی ہو جس کی خبر قابل اعتبار ہو۔ تو عورت مذکورہ اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے کیونکہ اس خبر سے وہ شخص مفقود نہ رہا۔ مفقود تو وہ ہے جس کی کسی طرح کی خبر نہ ملے بلکہ یہ غائب ہوا۔ اور غائب کے اور احکام ہیں۔ مفقود کے کچھ اور۔ درمختار باب العدۃ میں ہے ـــ اخبرھا ثقۃ ان زوجھا الغائب مات اوطلقھا ثلاثا او اتاھا منہ کتاب علی ثقۃ بالطلاق ان اکبر رأیھا انہ حق فلا باس ان تعتد وتتزوج وکذا لوقالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحھا۔ اسی طرح اگر اجنبی عورت بیان کرے کہ میرا خاوند مر گیا۔ میری عدت بھی پوری ہو چکی تو اس کا اعتبار کرنا درست ہے اور نکاح جائز ہے۔ جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوا۔

۲۔ ایسے لوگ بے شک مفقود تو ہیں۔ مگر ہر مفقود کا حکم یکساں نہیں، جو آدمی ایسی آفت میں گرفتار ہو کر لاپتہ ہو جائے اس کے لئے اتنی دراز مدت انتظار کرنا ضروری نہیں۔ اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ اگر وہ شخص قوم کا بڑا آدمی تھا۔ جیسے بادشاہ یا وزیر یا کوئی بڑا آدمی جس کی زندگی مشتہر ہو جاتی ہے اس کے لئے تھوڑے دن انتظار کیا جائے اور جو غیر معروف

لوگ ہیں ان کے لئے اس قدر انتظار کر لیا جاوے۔ جس سے غالب گمان ہو جاوے کہ وہ مر گیا ہوگا۔ پھر اس کی بیوی اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ نوّے سال کی عمر اس مفقود کے لئے ہے جو ویسے ہی گھر سے لاپتہ ہو گیا ہو۔ چنانچہ شامی کتاب المفقود میں ہے۔ واذا فقد فی مهلكة فموته غالب فیحکم به کما اذا فقد فی وقت الملاقات مع العدو او مع قطاع الطریق او سافر علی المرض الغالب هلاکه او کان سفره فی البحر وما اشبه ذالك حكم بموته لانه الغالب فی هذه الحالات۔ اسی شامی میں اسی مقام پر ہے۔ لکن لا یخفی انه لابدّ من مضی مدة طویلة حتّٰی یغلب علی الظن موته لا بمجرد فقده عنه ملاقاته العدو او سفر البحر الا اذا کان ملتا عظیما فانه اذا بقی حیا تشتهر حیاته۔ غرضکہ دشمن یا چوروں میں پھنس کر لاپتہ ہونے والا ایسے ہی مہلک بیماری کا لاپتہ مریض اور سمندر کا مسافر وغیرہ سب کا یہی حکم ہے کہ اس میں غلبہ ظن کا اعتبار ہے۔

۳ اس صورت میں اگر فوجی دفتر سے کوئی پرہیزگار مسلمان کہے کہ میں نے سنا ہے کہ فلاں مارا گیا۔ تو اس کی بات قابل اعتبار ہے۔ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ بعد میں اگر بہت سے لوگ بھی کہیں کہ وہ زندہ ہے کسی کا اعتبار نہیں۔ چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق باب العدة میں ہے۔ قال رجل لامرأة سمعت ان زوجك مات لها ان تتزوج ان كان المخبر عدلا فان تزوجت باخر واخبرها جماعة بانه حی ان صدقت الاول صح النكاح كذا فی فتاوی النسفی۔ اور اس جنگ میں گئے ہوئے لوگ چونکہ دشمن میں گھر کر لاپتہ ہوئے ہیں۔ اس لئے اب وہ وفات پا چکے ہیں۔ اگر کوئی خبر نہ بھی ملے جب بھی ان کی بیویاں اپنا نکاح کر سکتی ہیں۔ جیسے کہ دوسرے جواب سے معلوم ہوا۔ واللّٰہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ

نکاح فاسد و باطل کا فرق

فتویٰ نمبر ۸۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) نکاح فاسد و باطل میں کیا فرق ہے۔ اور ان کے احکام کیا ہیں؟

(۲) اور اگر حلالہ کی صورت میں نکاح فاسد کر دیا گیا۔ تو حلالہ درست ہوا یا نہیں۔

الجواب

۱ جس نکاح کے جواز میں علمائے امت کا اختلاف ہو۔ وہ نکاح فاسد ہے اور جس کے فساد میں اتفاق ہو۔ وہ نکاح باطل ہے۔ اور جس کے جواز میں اتفاق ہو وہ نکاح صحیح ہے لہذا بغیر گواہ کے نکاح یا دوسرے کی عدت میں نکاح بغیر